Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (Jul-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

ذکری کیمونٹی کاتعارف،تاریخ ،ان کی عقائداور عبادات: تحقیقی جائزہ

An Overview of the Introduction to the Zikrī Community and their Beliefs and Worships

Amir Zaman Kakar
Ph.D scholar Dep of Islamic studies BZU, Multan,
Email: amirzamana575@gmail.com,
https://orcid.org/0009-0006-8821-8355

Israr Ullah
Ph.D scholar Islamic studies AWKUM,
Email: Israrullah1984@mail.com

Mufti kifayat ullah
PhD Scholar, AWKUM , Email:
muftikifayat42@gmail.com

Published:
September 30, 2023

Abstract

In the matter of religion and people have always been prone to extremes all of them believe themselves to be right and other to be wrong ,and the same is happening with the dhikrs they consider themselves to be right and orthodox while people make various accusations against them and raise questions about their basic beliefs and worship ,Although the zikrī sect came into existence five hundred year ago till Zikrī is an unpopular and unorganized community Due to lack of preaching they are few in number till now . its inventor is a follower of

CC BY

sayyad Muhammad jaunpurī who passed from different areas and finally settled in Makrān today it is limited to a specific region and race, the Zikris belong to be the makrān division and are of Baloch descent Mount Murad has a central position while chogān is considered an important act of worship ,Mulla Atakī is considered a great reformer and spiritual leader ,although they believe in unity ,their methods of worship are different. Forming an opinion about the beliefs of an individual or a group is illegitimate without any evidence but grouf acts and evidence cannot be ignored, apart from the beliefs there is a clear difference in their worship which is limited to zikr only.

Keywords: Zikrī, Beliefs, Worships.

تمہید

جاہلیت کسی مخصوص دور کا نام نہیں بلکہ جاہلیت سے مراد ظلم اور کفر اور اللہ رب العزت کی نافرمانی ہے بے حد تعلیمی پسماندگی اور مخصوص قبائلی نظام نے ہمیشہ بلوچ نسل کو مذہب اور دینی مراکز سے دور رکھا دور دراز کے قبائلی علاقوں کو مذہبی تعلیمات مکمل نہیں پہنچ سکیں۔

میر گل نصیر خان لکھتے ہیں :

"بلوچ ایک کٹر مذہبی قوم نہیں ہے"۔[1]

شاہ محمد لکھتے ہیں:

"تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے مذہبی رجحان کمزور تھا اس لئے بلوچوں کو نماز روزہ وغیرہ سے زیادہ لگاؤ نہ ہو سکا مسلمان ہونے کے باوجود ان کو اسلام کے کئی بنیادی ارکان سے واقفیت نہیں ہے ان کے ہاں مذہبی جنون بلکل نہیں رہا۔ روزہ اور نماز ان جگہوں پر ہیں جہاں لوگ خیموں کے بجائے مکانوں میں رہتے ہیں"۔[2]

CC BY

بلوچ نام کے تو مسلمان ہیں لیکن انفرادی حیثیت میں اپنے مذہب سے لا علم اور مذہبی رسم و رواج اور فرائض سے بے پرواہ ہیں۔[3] تاہم موجودہ دور میں خاص تبدیلی آچکی ہے کافی تعداد میں دینی مدارس اور ہر گاؤں میں مساجد قائم ہوگئی ہیں۔

اگرچہ ایک بلوچ کٹر مذہب پرست نہیں ہوتا لیکن اپنے مذہب اسلام سے کسی حالت میں دستبردار بھی نہیں ہوتا انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں بہت کوشش کی لیکن ایک بلوچ کو عیسائی نہ بنا سکے۔[4] پاکستان کے دیگر علاقوں سے جہاں لوگ مرزائیوں وغیرہ سے متاثر ہو کر مرتد ہوتے ہیں وہاں بلوچوں میں کوئی ایسی مثال نہیں آئی حالانکہ بلوچوں کے ساتھ قادیانی ہندو سکھ بھی آباد ہیں بلوچ نہ اپنا مذہب چھوڑتے ہیں نہ دوسروں کے مذہب میں دخل دیتے ہیں جو ہندو بلوچوں میں رہتے ہیں کھلے طور پر اپنی رسومات ادا کرتے ہیں بلوچ لوگ ان کی مذہبی رسومات میں ہر گز دست اندازی نہیں کرتے ہیں نہ ان کے ساتھ کسی طرح تعصب کرتے ہیں۔[5] وہ ہر مذہب کا احترام کرتے ہیں لیکن اپنے عقیدے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔

مؤرخین لکھتے ہیں :

> "ابتداء میں بلوچ قوم شیعہ تھی وہ حضرت علیؑ کے مرید تھے اور یزید سے انکی جنگیں رہی ہیں۔ مگر اب پکے سنی بن گئے ہیں ایک سال پہلے بلوچوں کے شیعہ ہونے کے ثبوت مل سکتے تھے لیکن اب معدوم ہیں "۔[6]

بلوچوں کا عقیدہ حنفی اور اہل سنت والجماعت کا ہے حتیٰ کہ ایران میں بسنے والے بلوچ بھی اکثر سنی ہیں۔

ذکری فرقہ

ذکری فرقہ بلوچستان کے علاقے مکران میں آباد ہے اس فرقہ کا تعلق صرف بلوچ قوم سے ہے۔ یہ فرقہ صرف مکران کے علاقے اور بلوچ قوم تک محدود ہے بلوچوں کا ایک قلیل طبقہ ذکری فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اس فرقہ کی بڑی آبادی مکران میں ہے۔ کیونکہ انکا اصل روحانی مرکز مکران ڈویژن کے صدر مقام تربت سے دو کلو میٹر کے فاصلے پر کوہ مراد ہے ذکری کو ذکری اس لئے کہا جاتا ہے کہ ذکری ذکر سے ماخوذ ہے چونکہ یہ لوگ نماز کے بجائے صرف ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو ذکری کہا جاتا ہے۔[7]

رہی یہ بات کہ ذکری فرقہ کیسے وجود میں آئی اس کا بانی کون ہے ان کے عقائد و عبادات کیا ہیں۔ ذکری مذہب تقریباً پانچ سو سال پرانا ہے۔ اس مذہب کی بنیاد ملا اٹکی نے رکھی ہے جو اٹک کا رہنے والا تھا یہ اصل میں سید محمد جونپوری کے مریدوں میں سے تھا اس کے وفات کے بعد اس نے فرقے کی بنیاد رکھی سید محمد جونپوری ۸۴۸ھ میں جونپور میں پیدا ہوئے اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اس کے پیروکاروں کو مہدی فرقہ کا نام دیا گیا۔

CC BY

سید محمد جونپوری مختلف علاقوں میں گھومتے گھومتے آخر اپنے مریدوں کے ہمراہ قندھار چلے گئے۔ وہاں ۹۱۰ھ میں اس کا انتقال ہوا۔اس کے انتقال کے بعدان کے مرید منتشر ہوگئے جن میں ایک ملا اٹکی تھا جو بلوچستان کے علاقے مکران آیا اس علاقے میں اس وقت اسماعیلیہ فرقے کی شاخ بھی آباد تھی۔تو جب مہدی اور اسماعیلیہ فرقے اکھٹے ہوگئے توان سے ذکری فرقہ نکلا اصل میں ذکری فرقہ مہدی فرقہ کا ایک شاخ ہے۔

ذکری فرقے کے عقائد و عبادات

ذکری فرقے کے عقائد و عبادات دیگر مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں۔عقائد میں صرف وحدانیت کے تو قائل ہیں کہ اللہ ایک ہے مگر حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ہیں۔اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کے بھی منکر ہیں کلمہ میں چند الفاظ کا اضافہ کیا ہے ۔ نماز کے بجائے صرف ذکر کرتے ہیں ۔رمضان کے روزے نہیں رکھتے۔ زکوۃ میں دسواں حصہ فرض ہے۔ حج کے لئے بیت اللہ نہیں بلکہ کوہ مراد جاتے ہیں، کلمہ توحید کی بجائے نعوذباللہ یہ کلمہ پڑھتے ہیں: "لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ"۔[8]

ایک دوسرا کلمہ جو وہ پنجگانہ تسبیحات میں پڑھتے ہیں :"لا لاہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین"۔[9] ذکریوں کے عقیدے کے مطابق حضرت محمد ﷺ کی شریعت نا قابل عمل ہے اور اسکی بجائے محمد مہدی کے اصول دین قابل عمل ہیں اور قرآن محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے لیکن مہدی صاحب تاویل ہیں۔[10]

اور ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ محمد مہدی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مہمان ہوا اور مقرب فرشتوں سمیت سب فرشتوں نے اس کا دیدار کیا اور اس کے نور کے جلوہ سے ستر ہزار سال تک وہ بے ہوش پڑے رہے۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جواب میں کہا کہ میں نے اس کو نور سے پیدا کیا ہے۔[11]

اسی طرح عبادات کے بارے میں ان کا نظریہ یہ ہے کہ نماز منسوخ ہو چکی ہے اس کا قائم مقام ذکر ہے رمضان کے روزے منسوخ ہو چکے ہیں اور اس کے بدلے ذولحجہ کے پہلے دس دن کے روزے فرض ہے، ایام بیض اور ہر دوشنبہ کے روزے بھی باعث ثواب ہے، زکوۃ چالیسویں حصے کے بجائے دسواں حصہ مقرر ہے، حج بیت اللہ منسوخ ہے اس کے بدلے کوہ مراد ہے جس کی وہ طواف اور زیارت کرتے ہیں۔[12] ذکری مذہب میں صرف ذکر پر زور دیا جاتا ہے چنانچہ آیاز خان نے اپنے پی ایچ ڈی مقالے میں لکھا ہے :

"حضرت احمد علیہ السلام نے اپنی قوم کو پانچ وقت کی نماز شریعت کے مطابق ادا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ نور مہدی پاک نے اس بارے میں تاءمل کیا غور و فکر کے بعد دیکھا کہ ذکر اللہ نماز سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ ہر ایک ذکری فرد چاہیے وہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان،

OPEN ACCESS
CC BY

اس پر پانچ وقت ذکر کرنا فرض ہے اور جو بھی ذکر نہ کرے وہ اپنے فرض سے غفلت برتتا ہے ذکر کثیر کرنے والے کو ذکری فرقہ میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ذکر دو طریقوں سے کیا جاتا ہے ذکر جلی اور ذکر خفی۔ذکر جلی باجماعت ہوتا ہے اور ذکر خفی اکیلے تنہائی میں ہوتا ہے" ۔[13]

لیکن دوسری طرف عبدالغنی بلوچ نے اب عقائد سے اانکار کیا ہے اور ان کو محض ایک الزام قرار دیا ہے ۔اور کہا ہے کہ بہت افسوس کی بات ہے کہ چند نام نہاد مؤرخ یا بلوچی کلچر پر ریسرچ کرنے والے حضرات نے بھی سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے ذکر فرقہ کا ایک غلط تصور پیش کیا عبدالغنی بلوچ نے ذکری فرقے کے عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"عین ممکن ہے کہ ذکری فرقہ میں بھی ایسے جاہل اور ان پڑھ اشخاص موجود ہوں بسبب نادانی کے مہدی علیہ السلام کے بارے میں غلط تشریحات نیز اپنے مذہب کے بارے میں بے علمی کی وجہ سے کچھ غلط سلط باتیں کرتے ہوں لیکن در حقیقت ذکری عقائد کی رو سے حضرت محمد ﷺ اللہ کے اخری نبی ہے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اور وہ خاتم النبیین ہے البتہ محمد مہدی مہدی آخر الزمان تھے جن کی بشارت دی گئی وہ آگئے ہیں" ۔[14]

اور حج کے بارے میں انہوں نے واضح الفاظ سے لکھا ہے:

"کوہ مراد تربت سے دو میل کے فاصلے پر اس پہاڑی کا نام ہے جس پر ذکری زائرین جا کر زیارت کرتے ہیں یہ نہ ذکری عقائد رکھنے والوں کا حج ہے اور نہ ہی حج کی طرح رسومات کا مرکز۔ذکریوں نے کوہ مراد کو کبھی حج نہیں کہا بلکہ یہ مقام اس حیثیت سے ان کے لئے ضرور اہمیت کا حامل رہا ہے کہ ذکری عقائد کی رو سے مہدی نے دس سال طویل مدت تک عبادت اور ذکر و بندگی میں گزارے۔ذکری کوہ مراد پر اس غرض وغایت کے ساتھ آتے ہیں کہ وہ ذکر و عبادت و بندگی کے اس رسم کو پورا کریں۔چونکہ امام مہدی نے دس سال تک یہاں پر بندگی کی اس لئے ذکریوں کے لئے اس جگہ سے لگاؤ ایک فطری امر ہے ذکری حج کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں جبکہ امام مہدی نے چھ ماہ تک حج کا فریضہ ادا کیا اور بیت اللہ میں قیام پزیر ہوئے"۔[15]

OPEN ACCESS
CC BY

اور عبدالغنی بلوچ نے اس کو بھی صرف محض الزام قرار دیا کہ مہدی نے شریعت کو منسوخ کیا آپ نے لکھا ہے کہ مہدی نے شریعت کو منسوخ نہیں کیا ہے اور نہ ہی یہ قول ان سے منقول ہے کہ انہوں نے خدا نخواستہ شریعت کو منسوخ کیا ہے ذکری اس عقیدے پر سختی سے پابند ہیں۔ اللہ الٰهنا محمد ﷺ نبینا القرآن والمہدی امامنا وصدقنا۔

ذکری کے ہاں کوئی کتاب نہیں ہے مہدی کی کتاب (البرہان) سے ہمارا کوئی تعلق نہیں نہ جانے وہ کتاب کہاں اور کس کے پاس ہے ذکری تو صرف قرآن پاک پر مکمل ایمان رکھتے ہیں ان کے احکامات سورۃ الحمد سے لے کر سورۃ الناس تک مانتے ہیں۔[16]

لیکن عبدالغنی بلوچ کے بیان کردہ عقائد اور ان کے موجودہ دور میں جو عقائد ہیں ان کے درمیان بہت تضاد ہے انکے موجودہ عقائد بالکل اس کے برعکس ہیں عبدالغنی بلوچ نے سکے کا دوسرا رخ پیش کیا جس میں انہوں نے اپنے اصل عقائد چھپانے کی کوشش کیا ہے ایاز خان نے اپنے مقالے میں ذکری علماء کے حوالے سے ان کے عقائد یوں ذکر کیئے ہیں۔

ایاز خان نے لکھا ہے:

> "شمس الدین مصطفائی لکھتے ہیں کہ ذکری روزے رکھتے ہیں مگر رمضان کے روزے ضروری نہیں" ۔[17]

کوہ مراد کو کعبہ کی حیثیت حاصل ہے یہاں ان کا سالانہ اجتماع پہلے ذی الحجہ اور اب ۲۷ رمضان کو ہوتا ہے اور مختلف طریقوں سے طواف اور دیگر رسومات ادا کرتے ہیں۔ ایاز خان نے لکھا ہے:"یہ مجھے اپنے مقالے کے سفر کے دوران تربت میں ایک نو مسلم شیخ محمد شیر نے بتائی جو پہلے ذکری فرقہ سے تعلق رکھتے تھے"۔[18]

مہدی عالم شمس الدین مصطفائی نے لکھا ہے کہ ذکری حج کیلئے مکہ نہیں جاتے۔[19] اسی طرح ذکری فرقہ کی ایک رسم چوگان کے نام سے مشہور ہے جو ایک قسم کا رقص ہے جس میں وہ قصیدہ گاتے ہیں ان اشعار میں ایک مصرع ہے جن میں انہوں نے حضور ﷺ کی رسالت سے انکار کیا ہے وہ مصرع یہ ہے:"لاواجه منی توے محمدرسول اللہ"۔[20]

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ رسالت کے منکر ہیں اسی سلسلے میں ایک اور دلیل آپ کے مسائل اور ان کا حل ایک مستند فتاوی ہے جن میں ذکر ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ میں ایک تعلیم یافتہ شخص ہوں میرے آباؤاجداد خود کو مسلمان کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ذکری ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید پر مکمل یقین رکھنے کا اعتراف کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود نماز روزہ زکوۃ اور حج سے انحراف کرتے ہیں اسی

OPEN ACCESS
CC BY

شخص نے لکھاہے کہ جب میں اپنی والدہ سے کہتاہوں کہ میں نماز پڑھتاہوں تو وہ مجھے روک دیتی ہے اور اگر میں نماز پڑھ لوں تو وہ مجھ سے ناراض ہو جاتی ہے۔اس کے جواب میں مفتی حضرات نے لکھاہے کہ ذکری اپنے اصول اور فروع کے اعتبار سے مسلمان نہیں ہیں ان کا حکم قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کا ہے۔

اس ذکری شخص کے سوالات سے صاف واضح نظر آتاہے کہ یہ خود کو تو مسلمان کہتے ہیں لیکن ارکان اسلام سے انکار کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایک فطری امر ہے کہ عقیدت اور حقیقت اکھٹے نہیں ہو سکتے اسی طرح مخالفت اور حقیقت بھی اکھٹے نہیں ہو سکتے یعنی جس سے عقیدت ہو خواہ وہ فرد ہو فرقہ ہو آپ کبھی بھی ان کی برائی بیان نہیں کر سکتے ہو اور آپ انکی اچھائی کو کھلم کھلا بیان کروں گے اور ان کی برائیوں میں تاویلات کروگے۔اسی طرح جس فرد یا فرقہ کے آپ مخالف ہو آپ کبھی بھی اس کی اچھائی بیان نہیں کر سکتے ہو بلکہ آپ کو ہمیشہ ان کے نقص کی تلاش ہوگی۔یہی حال ذکری فرقہ کا ہے جن کی اس سے عقیدت ہے وہ ان کے عقائد کو ایک طرح پیش کرتے ہیں اور جو ان کے مخالف ہیں وہ ان کو دوسری طرح پیش کرتے ہیں حقیقت تو یہ کہ ان کے عقائد اور عبادات میں بہت واضح فرق موجود ہے لیکن خدا جانے وہ اپنے ان عقائد کو کیوں چھپاتے ہیں۔

حوالہ جات

---

[1] ڈاکٹر شاہ محمد مری، بلوچ قوم قبائلی اور جاگیر داری عہد، کوئٹہ: گوشہ ادب، ص ۲۰۱۔

[2] ای ڈی میکلیگن، ایچ ای روز، ذاتوں کا انسا ہیکلوپیڈیا ترجمہ یاسر جواد، لاہور: بک ہوم، ۲۰۱۶، ص ۶۸ ۔

[3] ۳۔میر گل خان نصیر، بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں، کوئٹہ: نساء ٹریڈ، ص ۲۳۰ ۔

[4] ۴۔رائے بہادر ہتوارم، تاریخ بلوچستان، ص ۳۵۔

[5] ۵۔ہتوارم، تاریخ بلوچستان، ص ۳۴۔

[6] ۶۔ نصیر، بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں، ص ۲۳۰ ۔

[7] ۷۔ نصیر، بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں، ص ۲۳۳ ۔

[8] ۸۔مفتی رشید احمد لدھیانوی، الرجوم الشہابیہ علی الفوقۃ الذکریہ والاباقیہ، کراچی: دار الارشاد دار الافتاء، ص ۲۲۔

[9] ۹۔ملک محمد سعید دہوار، بلوچستان تاریخ کی روشنی میں، کوئٹہ: نساء ٹریڈ، ۱۹۸۶، ص ۷۷۰۔

OPEN ACCESS

[10] آیاز خان، ذکری مذہب ظہور تعلیمات اور اثرات۔ پی ایچ ڈی مقالہ، شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی، ص ۳۹ ۔

[11] مولانا احتشام الحق آسیا آبادی، ذکری دین کی حقیقت ، آسیا آباد: مکتبہ رشیدیہ ، ۱۹۷۹، ص ۳۲ ۔

[12] ایاز خان، ذکری مذہب ظہور تعلیمات اور اثرات، (پی ایچ ڈی) مقالہ ص ۴۰۔

[13] عبدالغنی بلوچ، ذکری مذہب اسلام کے آیئنے میں، ناشر شیخ محمد یوسف شباب، اکتوبر ۱۹۷۹، ص ۲۴۔

[14] بلوچ، ذکری مذہب اسلام کے آیئنے میں، ص ۲۵۔

[15] بلوچ، ذکری مذہب اسلام کے آیئنے میں، ص ۳۔

[16] ایاز خان مقالہ ص ٦٦ بحوالہ (مہدی تحریک ص ۹)

[17] ایاز خان مقالہ ص ٦٧ بحوالہ (مہدی تحریک ص ۹)

[18] ایاز خان مقالہ ص ٦٩ بحوالہ (مہدی تحریک ص ۹)

[19] یاز خان مقالہ ص ۷۸ بحوالہ (مہدی تحریک ص ۹)

[20] مولانا یوسف لدھیانوی ، آپ کے مسائل اور ان کا حل، کراچی : مکتبہ لدھیانوی، 2011ج ا، ص ۱۸۳ ۔

OPEN ACCESS
CC BY